ختم نبوت

کورس

موضوع

عقیدہ ختم نبوت

سبق نمبر 4

عنوان

عقیدۂ ختم نبوت قرآن واحادیث کی روشنی میں

انوارِ ختمِ نبوّت ٹرسٹ پاکستان

انٹرنیشنل ختم نبوۃ موومنٹ پاکستان

خلاصۂ سبق:

اس سبق میں عقیدہ ختم نبوت سے متعلق 100 آیات میں سے 14 آیات اور دو سو سے زائد میں سے 10 احادیث مبارکہ ذکر کی گئی ہیں۔

عقیدۂ ختم نبوت از روئے قرآن مجید

آیت نمبر 1: حضور ﷺ کے خاتم النبیین ہونے پر کلام اللہ کی سب سے واضح شہادت

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا۔

(سورۃ الاحزاب آیت 40)

ترجمہ: ''محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں، لیکن وہ اللہ کے رسول اور سب نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں اور اللہ ہر بات جانتا ہے۔''

تفسیر: اس کی تفسیر میں امام المفسرین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''خاتم النبیین سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی ذات پر نبوت کا سلسلہ ختم کر دیا ہے۔ اب آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ (تنویر المقیاس من تفسیر ابن عباسؓ)

آیت نمبر 2: دینِ اسلام کامل و مکمل ہو گیا:

اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا۔

(سورۃ مائدہ: آیت 3)

ترجمہ: ''آج کے دن تمہارے لیے تمہارے دین کو میں نے کامل کر دیا اور تم پر اپنا انعام پورا کر دیا اور میں نے اسلام کو تمہارا دین بننے کے لیے پسند کر لیا۔''

تفسیر: علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں: اس امت پر یہ اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت ہے کہ اس نے اُمت کو مکمل دین عطا فرمایا۔ پس اب انہیں نہ کسی اور دین کی ضرورت ہے اور نہ کسی نبی کی۔ اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو خاتم الانبیا ﷺ بنایا اور آپ کو تمام جن و انس کی طرف مبعوث فرمایا۔

آیت نمبر 3: حضور ﷺ تمام انسانیت کے رسول ہیں۔

قُلْ يٰأَيُّهَا النَّاسُ إِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ إِلَيْكُمْ جَمِيْعًا۔ (سورۃ الاعراف: آیت 158)

ترجمہ: ''آپ فرما دیجیے، اے (دنیا جہان کے) لوگو! میں تم تمام کی طرف اُس خدا تعالیٰ کا رسول ہوں جس کی بادشاہی ہے آسمانوں اور زمین میں۔''

تفسیر: اس آیت کی تفسیر میں امام البقائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضور ﷺ تمام مکلفین کی طرف مبعوث کیے گئے وہ جن ہوں، انسان ہوں یا ملائکہ۔ (تفسیر نظم الدرر: جلد 5، صفحہ 292)

یہ آیت بھی حضور ﷺ کے آخری نبی ہونے پر واضح دلیل ہے۔ چونکہ جب حضور ﷺ ہی تمام مخلوق کی طرف رسول بن کر تشریف لائے تو جو اور نبی آئے گا وہ کس مخلوق کی طرف مبعوث ہوگا؟ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی اور رسول نہیں آئے گا۔ کیونکہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رسالت قیامت تک تمام مخلوقات کے لیے عام ہے۔

آیت نمبر 4: مومنوں کے راستے سے پھرنے والا جہنمی ہے۔

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيْرًا۔

(سورۃ النساء: آیت 115)

ترجمہ: ''اور جو شخص ہدایت کے واضح ہونے کے بعد رسول ﷺ کی مخالفت کرے گا اور مومنوں کے راستہ کے سوا کسی اور راستہ پر چلے گا تو ہم اسے اسی طرف چلائی گے جدھر وہ خود پھر گیا، اور اسے جہنم میں داخل کریں گے اور وہ برا ٹھکانہ ہے۔''

تفسیر: یہ آیت طیبہ بھی حضور ﷺ کے آخری نبی ہونے پر واضح دلیل ہے کیونکہ اس میں فرمایا گیا کہ جو شخص حضور ﷺ کی مخالفت کرتا ہے اور مومنوں کے راستے کے علاوہ کسی اور رستے پر چلتا ہے اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ اب اگر حضور ﷺ کے بعد بھی کوئی نبی آئے گا تو ظاہر ہے وہ مومنوں کے راستہ پر نہیں چلے گا بلکہ مومنوں کو اپنے راستے پر چلائے گا۔ کیونکہ نبی لوگوں کی اطاعت کرنے نہیں آتا بلکہ اپنی اطاعت دعوت دینے آتا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مومنوں کے راستے سے ہٹ کر چلنے والا جہنمی ہے۔ پس واضح ہوا کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

آیت نمبر 5: اللہ تعالیٰ کی محبت کا ذریعہ حضور ﷺ کی پیروی۔

قُلْ إِنْ كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ۔

(سورۃ ال عمران: آیت 31)

ترجمہ: ''(اے نبی مکرم ﷺ!) آپ فرما دیجیے کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا اور اللہ بڑا معاف فرمانے والا مہربان ہے۔''

تفسیر: تمام مفسرین اس بات پر متفق ہیں کہ اس آیت کریمہ میں مخاطب قیامت تک آنے والے تمام انسان ہیں۔ اس آیت کریمہ میں حضور ﷺ کی پیروی کو اللہ تعالیٰ کے محبوب بننے کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے اور گناہوں کی بخشش کا سبب قرار دیا گیا ہے۔ اگر حضور اکرم ﷺ کے بعد کسی نبی نے آنا ہوتا تو پھر اس کی پیروی نجات اور بخشش کے لیے ضروری ہوتی۔ اور حضور ﷺ کی پیروی سے یہ شرف حاصل نہ ہوتا۔

آیت نمبر 6: رسول اللہ کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے۔

مَّنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَا أَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا۔

(سورۃ النساء: آیت 80)

ترجمہ: اور جس نے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی، اور جس نے پُشت پھیری سو ہم نے آپ کو ان پر محافظ بنا کر نہیں بھیجا۔

تفسیر: اس آیت کریمہ میں بھی اُمت محمدیہ کے لیے آں حضرت ﷺ کی اطاعت کو مطلقاً اللہ کی اطاعت قرار دیا گیا ہے۔ حضور ﷺ کی اطاعت کے بغیر کسی نئے نبی کی بھی کامل اطاعت کریں تو بھی اُس اطاعت کو اللہ کی اطاعت قرار نہ دیا جاتا کیونکہ حضور ﷺ کی اطاعت کو ہی اللہ کی اطاعت کہا گیا ہے۔

آیت نمبر 7: حضور ﷺ کی اطاعت سے درجات جنت کا حصول اور خدا کے مقرب لوگوں کا ساتھ۔

وَمَن يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَأُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ أُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا۔

(سورۃ النساء: آیت 69)

ترجمہ: ''اور جو شخص اللہ اور اُس کے رسول (ﷺ) کی اطاعت کرے وہ قیامت کے دن ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا ہے۔ یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ، اور یہ لوگ اچھے رفیق ہیں۔''

تفسیر: اس آیت کریمہ میں بھی جنت کے درجات اور اللہ تعالیٰ کے مقرب بندوں کے ساتھ کا وعدہ صرف آنحضرت ﷺ کی اطاعت پر کیا گیا ہے، جو اس کا صاف اعلان ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

آیت نمبر 8: حضور ﷺ کی اطاعت سے جنت میں داخلہ اور آپ ﷺ کی اطاعت کی رُوگردانی کا انجام۔

وَمَن يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَمَن يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا أَلِيْمًا۔ (سورۃ فتح: آیت 17)

ترجمہ: ''اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا، تو اللہ تعالیٰ اُس کو ایسی جنتوں میں داخل فرمائیں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی۔ جو شخص اعراض کرے گا اُس کو سخت دردناک سزا دیں گے۔''

تفسیر: یہ آیت کریمہ ایسی ہے کہ اگر پورے قرآن مجید میں غور کیا جائے تو اس مضمون کی صدہا آیات نکلیں گی جن کا حاصل یہ ہے کہ اس اُمت میں قیامت تک پیدا ہونے والی نسلوں کی آخرت کی نجات اور جنت میں داخلہ کے لیے صرف حضرت محمد ﷺ پر ایمان لانا اور آپ ﷺ کے فرمان کی اطاع کرنا کافی ہے۔ سوائے انبیائے سابقین کے کہ جن پر ایمان لانے کی خود آنحضرت ﷺ نے تاکید فرمائی ہے اور کسی نئے نبی پر ایمان لانے کی ضرورت نہیں اور یہ ختم نبوت کا نہایت واضح اعلان اور اعلیٰ درجے کا قوی ثبوت ہے۔

آیت نمبر 9: حضور اقدس ﷺ پر نازل شدہ وحی اور آپ ﷺ سے پہلے نازل شدہ وحیوں پر ایمان۔

وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ۔

(سورۃ البقرۃ: آیت 4)

ترجمہ: ''اور وہ لوگ جو ایمان لائے اُس وحی پر جو آپ پر اُتاری گئی اور اُن وحیوں پر جو آپ سے پہلے اُتاری گئیں، اور وہ (ایمان والے) آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔''

تفسیر: اس آیت مبارکہ میں صرف دو قسم کی وحیوں کو ماننے سے ایمان کہا گیا ہے، ایک وہ وحی جو حضور ﷺ پر نازل ہوئی اور دوسری وہ وحی جو حضور ﷺ سے پہلے نازل ہو چکی ہے اور اسی کو ایمان کی صفت کہا گیا ہے اور اگلی آیت میں انہی مومنین کو رب کی طرف سے ہدایت یافتہ اور کامیابی کا سرٹیفکیٹ دیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ صرف انہی دو قسم کی وحیوں کو مان لینا ہی کافی ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور ﷺ پر نازل شدہ وحی آخری ہے اس کے بعد وحی کا دروازہ بند ہے اور وحی کا دروازہ بند ہے تو اس سے یہ بات خود سمجھ میں آجاتی ہے کہ نبوت کا دروازہ بھی بند ہے۔

آیت نمبر 10: حضور ﷺ اور آپ سے پہلے انبیاء علیہم السلام کا انکار کفر ہے، نہ کہ آپ ﷺ کے بعد کے۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْکِتٰبِ الَّذِیْ نَزَّلَ عَلٰی رَسُوْلِهٖ وَالْکِتٰبِ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ وَمَنْ یَّکْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِکَتِهٖ وَکُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِیْدًا۔ (سورۃ النساء: آیت 136)

ترجمہ: ''اے ایمان والو! ایمان لاؤ اللہ پر، اور اُس کے رسولوں پر، اور اُس کتاب پر جو اُس نے اپنے رسول پر اُتاری، اور اُس کتاب پر جو اس سے پہلے نازل ہو چکی۔ اور جو اللہ، اس کے فرشتوں، اُس کی کتابوں، اُس کے رسولوں اور آخرت کے دن کا انکار کرے، پس تحقیق وہ دور گمراہی میں جا پڑا۔''

تفسیر: اس آیت کی تفسیر میں امام فخر الدین رازی رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں:

اب ظاہر ہے کہ یہ دین اُس وقت غالب ہوگا کہ جب لوگ دوسرے ادیان کو چھوڑ کر

اسے قبول کریں گے۔ مثلاً ایک آدمی عیسائی ہے، اب اگر وہ عیسائیت ترک کر کے اسلام اختیار کرے گا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس پسِ منظر میں اسلام عیسائیت پر غالب آ گیا۔ تو دینِ اسلام اُس وقت غالب ہوگا کہ جب لوگ دیگر ادیان کو چھوڑ کر اسے قبول کریں۔ اگر حضور ﷺ کے بعد بھی کسی نبی نے آنا ہوتا تو ظاہر ہے پھر لوگوں کے لیے ضروری ہوتا کہ وہ اُس نبی پر ایمان لائیں۔ تو اس کا دین، دینِ اسلام پر غالب ہو جاتا۔ تو یہ بات اس آیت لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ۔ (تاکہ وہ غالب کر دے دینِ اسلام کو تمام ادیان پر) کے قطعاً خلاف ہے۔

(تفسیر کبیر: جلد 15، صفحہ 40)

اس تفسیر سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ ہی آخری نبی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے دین کے ہی غلبہ کا وعدہ کیا ہوا ہے۔ اور صرف آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے بعد کے انبیاء علیہم السلام کا انکار کفر ہے۔

عقیدۂ ختم نبوت از روئے احادیث

ویسے تو عقیدہ ختم نبوت تقریباً 210 سے زائد احادیث مبارکہ سے ثابت ہے لیکن اس سبق میں ہم عقیدہ ختم نبوت پر 10 احادیث مبارکہ پیش کریں گے۔

حدیث نمبر 1:

عَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللّٰه عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قالَ: مَثَلِىْ وَمَثَلُ الْاَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِىْ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى بُنْيانًا فَأَحْسَنَهٗ وَأَجْمَلَهٗ، اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِّنْ زَاوِيَةٍ وَ زَوَايَاهُ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوْفُوْنَ بِهٖ وَيَعْجَبُوْنَ لَهٗ وَيَقُوْلُوْنَ: هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ قَالَ فَأَنَا اللَّبِنَةُ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص نے بہت ہی حسین وجمیل محل بنایا مگر اس کے کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ اس کے گرد گھومنے اور عش عش کرنے لگے۔ اور یہ کہنے لگے کہ یہ ایک اینٹ بھی کیوں نہ لگا دی گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں وہی اینٹ ہوں اور نبیوں کو ختم کرنے والا ہوں۔ (مسلم: حدیث نمبر 5961، باب ذکر کونہ خاتم النبیین)

حدیث نمبر 2:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فُضِّلْتُ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ بِسِتٍّ: أُعْطِیْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَاُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَائِمُ، وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ طَهُوْرًا وَّمَسْجِدًا، وَاُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ كَافَّةً، وَخُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوْنَ۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے 6 چیزوں پر انبیاء کرام علیہم السلام پر فضیلت دی گئی۔

(1) مجھے جامع کلمات عطا کیے گئے۔ (2) رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی۔ (3) مال غنیمت میرے لیے حلال کر دیا گیا۔ (4) روئے زمین کو میرے لیے مسجد اور پاک کرنے والی بنایا گیا۔ (5) مجھے تمام مخلوق کی طرف مبعوث کیا گیا۔ (6) مجھ پر تمام نبیوں کا سلسلہ ختم کر دیا گیا۔

(مسلم: حدیث نمبر 1167 کتاب المساجد ومواضع الصلوۃ)

حدیث نمبر 3:

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِعَلِیٍّ: أَنْتَ مِنِّی بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی، اِلَّا أَنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ۔

ترجمہ: حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے علیؓ سے فرمایا تم مجھ سے وہی نسبت رکھتے ہو جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

(مسلم: حدیث نمبر 6217 باب من فضائل علی بن ابی طالب)

حدیث نمبر 4:

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ، قَالَ: كَانَتْ بَنُوْ اِسْرَائِیْلَ تَسُوْسُهُمُ الْاَنْبِیَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِیٌّ خَلَفَهٗ نَبِیٌّ، وَاِنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَسَیَكُوْنُ خُلَفَاءُ فَیَكْثُرُوْنَ۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بنی اسرائیل

کی قیادت خود ان کے انبیاء علیہم السلام کرتے تھے جب کسی نبی کی وفات ہوجاتی تھی تو دوسرا نبی اس کی جگہ آ جاتا تھا۔لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں البتہ خلفاء ہوں گے اور بہت ہوں گے۔

(بخاری: حدیث نمبر 3455 باب ذکر عن بنی اسرائیل)

حدیث نمبر 5:

عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللّٰه عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهُ ﷺ: وَاِنَّهٗ سَیَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ ثَلَاثُوْنَ کُلُّھُمْ یَزْعَمُ اَنَّهٗ نَبِیٌّ، وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ۔

ترجمہ: حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں 30 جھوٹے پیدا ہوں گے ان میں سے ہر ایک کہے گا کہ میں نبی ہوں۔ حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں۔میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

(ترمذی شریف: حدیث نمبر 2219 باب ماجاء لاتقوم الساعۃ حتی یخرج کذابون)

حدیث نمبر 6:

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللّٰه عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِانْقَطَعَتْ، فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِیْ وَلَا نَبِیَّ۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ میرے آقا ﷺ نے فرمایا: رسالت ونبوت ختم ہوچکی ہے پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہے نہ نبی۔

(ترمذی شریف: حدیث نمبر 2272 باب ذھبت النبوۃ وبقیت المبشر ات)

حدیث نمبر 7:

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رضی اللّٰه عنه: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: نَحْنُ الْآخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اُوْتُوا الْکِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَاُوْتِیْنَاهُ مِنْ بَعْدِھِمْ۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم سب کے بعد آئے اور قیامت کے دن سب سے آگے ہوں گے۔صرف اتنا ہوا کہ ان کو کتاب ہم سے پہلے دی گئی۔

(بخاری: حدیث نمبر 896 باب ھل علی من لایشھد الجمعۃ غسل من النساء والصبیان)

حدیث نمبر 8:

عَنْ عُقبَۃَ بْنِ عَامِرٍ، قَال: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: لَوْ کَانَ بَعْدِیْ نَبِیٌّ لَکَانَ عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ۔

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمرؓ بن خطاب ہوتے۔

(ترمذی شریف: حدیث نمبر 3686 مناقب ابی حفص عمر بن الخطاب)

حدیث نمبر 9:

عَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعَمٍ رضی اللّٰہ عنہ، قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ اِنَّ لِیْ اَسْمَائً، وَاَنَا مُحَمَّدٌ، وَاَنَا اَحْمَدُ، وَاَنَا الْمَاحِی الَّذِیْ یَمْحُو اللّٰہُ بِیَ الْکُفْرِ، وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِیْ یَحْشُرُ النَّاسَ عَلٰی قَدَمَیَّ، وَاَنَا الْعَاقِبُ الَّذِیْ لَیْسَ بَعْدَہٗ نَبِیٌّ۔

ترجمہ: حضرت جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے چند نام ہیں۔ میں محمد ہوں۔ میں احمد ہوں۔ میں ماحی یعنی مٹانے والا ہوں کہ میرے ذریعے اللہ کفر کو مٹائیں گے۔ اور میں حاشر یعنی جمع کرنے والا ہوں۔ کہ لوگ میرے قدموں پر اٹھائے جائیں گے اور میں عاقب ہوں یعنی سب کے بعد آنے والا ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

(مشکوٰۃ: حدیث نمبر 5776 باب اسماء النبی ﷺ وصفاتہ)

حدیث نمبر 10:

عَنْ سَھْلٍ رضی اللّٰہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَۃُ ھٰکَذَا۔

ترجمہ: حضرت سہلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کی طرف اشارہ کر کے فرمایا مجھے اور قیامت کو ان دو انگلیوں کی طرح بھیجا گیا ہے۔ (یعنی جس طرح شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کے درمیان کوئی اور انگلی نہیں اسی طرح میرے اور قیامت کے درمیان کوئی اور ایسا انسان نہیں آئے گا جس کو نبوت دی جائے گی۔

(بخاری حدیث نمبر 6503 باب قول النبی ﷺ بعثت انا والساعۃ کھاتین)

ان دس احادیث مبارکہ سے بھی یہ بات اظہر من الشمس ہوگئی کہ نبیوں کی تعداد حضور ﷺ کے تشریف لانے سے پوری ہوگئی ہے اور حضور ﷺ کے بعد نبیوں کی تعداد میں کسی ایک نبی کا اضافہ بھی نہیں ہوگا۔

مشق نمبر 4

(1) ختم نبوت پر قرآن مجید سے واضح دلیل پیش کریں۔

(2) آیت نمبر دس لکھیں اور بتلائیں کہ کیسے اس میں عقیدہ ختم نبوت کیسے ثابت ہوتا ہے؟

(3) حدیث نمبر ایک میں حضور ﷺ نے عقیدہ ختم نبوت کو کس حسی یعنی محسوس کی جانے والی چیز سے تشبیہ دی ہے اور اپنے آپکو اس میں کیا قرار دیا ہے؟

(4) حضور ﷺ نے کتنے جھوٹے مدعیان نبوت کے آنے کا فرمایا ہے؟ مکمل حدیث لکھیں۔

(5) حضور ﷺ نے حدیث نمبر 10 میں اپنے بعد کس کے آنے کی خبر دی ہے؟ مکمل حدیث لکھیں۔